بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقد رقم کم ہو لیکن ساتھ سونا کافی مقدار میں ہو تو حج کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں ایک عورت ذات ہوں، میرے پاس نقد رقم تقریباً 40 ہزار روپے ہے، لیکن میرے پاس 11 تولے سونا بھی ہے۔ تو کیا مجھ پر حج فرض ہوگا؟ جبکہ میرے پاس اتنی نقد رقم نہیں کہ 6 یا 7 لاکھ روپے خرچ کر کے حج پر جا سکوں۔ تو کیا مجھے سونا بیچ کر حج پر جانا پڑے گا؟

جواب

حج کی فرضیت کے لیے صرف نقد رقم ہی کا ہونا شرط نہیں ہے، بلکہ حاجت اصلیہ اور قرض سے زائد کوئی سا بھی مال اتنی مالیت کا ملکیت میں ہونا کافی ہے، کہ حج کے لیے آنے جانے کے اپنے ضروری اخراجات کے لیے کافی ہو، اور اسی طرح اگر کسی کا نفقہ اس کے ذمہ لازم ہو، تو آنے جانے کے عرصے کے لیے ان کے ضروری اخراجات کے لیے کافی ہو، اور عورت پر حج کی ادائیگی لازم ہونے کے لیے محرم یا شوہر کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے، لہذا اگر محرم و شوہر دونوں میں سے کوئی بھی بغیر خرچ دیئے جانے پر راضی نہ ہو، تو پھر اس کے آنے جانے کے ضروری اخراجات کے لیے بھی کافی ہو، اور اگر اپنے اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ ہے، ان سب کے اخراجات کے لیے کافی ہے، لیکن محرم یا شوہر کے اخراجات کے لیے کافی نہیں، تو اس صورت میں اس پر حج تو فرض ہو جائے گا، لیکن ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر پوری زندگی اس کو نہ تو محرم یا شوہر کے اخراجات کی استطاعت ملی، اور نہ شوہر یا کوئی با اعتماد محرم بلا خرچ ساتھ جانے پر راضی ہوا، تو تاخیر کی وجہ سے وہ گنہگار نہیں ہوگی، بلکہ ایسی صورت میں اس عورت پر لازم ہے کہ حج بدل کی وصیت کر جائے اور اگر وصیت نہ کرے گی، تو پھر گناہ گار ہوگی۔ پوچھی گئی صورت میں، چونکہ آپ کے پاس 40 ہزار روپے کے ساتھ ساتھ 11 تولے سونا بھی موجود ہے، اور موجودہ مارکیٹ ریٹ کے حساب سے اس سونے کی مالیت حج کے تمام اخراجات سے کہیں زیادہ ہے، اس لیے اگر حاجت اصلیہ اور قرض اگر ہو تو اس کو نکالنے کے بعد، حج کے فارم فل ہونے کے دنوں میں اتنی مالیت ہو کہ اوپر بیان کردہ اخراجات کے لیے کافی ہو، تو آپ صاحبِ استطاعت شمار ہوں گی اور آپ پر حج فرض ہوگا، اور شوہر یا محرم کے اخراجات پر قدرت ہو، یا وہ اپنے خرچ پر ساتھ جانے پر راضی ہوں، تو پھر حج کی ادائیگی بھی لازم ہے۔

حج فرض ہونے کے لیے "استطاعت کے دائرۂ کار" کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے "وتفسیر ملك الزاد والراحلة أن یكون له مال فاضل عن حاجته، وهو ما سوى مسكنه ولبسه وخدمه، وأثاث بیته قدر ما یبلغه إلى مكة ذاهبا وجائیا راكبا لا ماشیا وسوى ما یقضي به دیونه ویمسك لنفقة عیاله، ومرمة مسكنه ونحوه إلى وقت انصرافه" ترجمہ: زادِ راہ اور سواری کا مالک ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ یہ چیزیں اس کی ضرورت سے زائد ہوں اور مکان، لباس، خادم اور خانہ داری کے سامان کے علاوہ جو مال اتنی مقدار ہو

کہ اس کے ذریعے پیدل چل کر نہیں، سواری پر مکہ مکرمہ جاکر واپس آسکتا ہو، نیز اتنا مال اور ہو کہ قرض ہو، تو ادا کیا جاسکے اور واپس آنے تک اہل و عیال کا خرچ اور گھر وغیرہ کی ضروری مرمت کے لیے بھی کافی ہو (تو حج فرض ہے)۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 240، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے "وإن كان صاحب ضيعة إن كان له من الضياع مالو باع مقدار ما يكفي الزاد والراحلة ذاهبا وجائيا ونفقة عياله، وأولاده ويبقى له من الضيعة قدر ما يعيش بغلة الباقي يفترض عليه الحج "ترجمہ: اگر کوئی شخص زمین یا جائیداد کا مالک ہو، تو دیکھا جائے گا کہ اگر وہ اپنی جائیداد میں سے اتنا حصہ فروخت کر دے جس کی قیمت سے حج کے لیے جانے اور واپس آنے کا خرچ، سواری کا خرچ، اور اپنے اہل و عیال و اولاد کا خرچ پورا ہو جائے، اور اس کے بعد بھی جائیداد میں اتنا حصہ باقی رہے کہ اس کی آمدنی (غلے یا منافع) سے اس کی گزر بسر ہو سکے، تو اس پر حج فرض ہو جائے گا۔ (فتاوی ہندیۃ، جلد 01، صفحہ 241، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

عورت پر حج کی ادائیگی کے لیے محرم یا شوہر کا ساتھ ہونا شرط ہے، چنانچہ صحیح مسلم کی حدیثِ پاک میں ہے "عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تسافر سفراً یکون ثلاثة ایام فصاعداً الا ومعها ابوها او ابنها او زوجها او اخوها او ذو محرم منها "ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرنا حلال نہیں ہے، مگر جبکہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا بیٹا یا شوہر یا بھائی یا اس کا کوئی محرم ہو۔ (صحیح مسلم، صفحہ 501، رقم الحدیث 1340، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے "واما الذی یخص النساء فشرطان احدهما ان یکون معها زوجها او محرم لها فان لم یوجد احدهما لا یجب علیها الحج "ترجمہ: "بہر حال وہ (شرائط) کہ جو عورتوں کے ساتھ خاص ہیں، وہ دو شرطیں ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ عورت کے ساتھ سفرِ حج میں اُس کا شوہر یا کوئی دوسرا محرم ہو، تو اگر ان دونوں میں سے کوئی موجود نہ ہو، تو اُس عورت پر حج (کی ادائیگی) فرض نہیں۔ (بدائع الصنائع، کتاب الحج، جلد 2، صفحہ 299، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5107

تاریخ اجراء: 20 ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/06 جون 2026ء